Ready to Print

www.mirfatehalishah.com

Written By **Mir Fateh Ali Shah**
Translation By **None**
Language **urdu**
Catagory **Psychology**

بابا جی کی جے ہو

میرے دوست نے فون میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا! سائیں نانا لائین پر ہیں وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں، مینے اسکی بات سنی ان سنی کر دی۔ اس نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہلکی آواز میں پھر کہا سائیں نانا آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں، مینے اسکی آنکھوں میں دیکھا تو ایک دھیما خوف نظر آرہا تھا، مینے دل میں کہا یہ کوئی اچھی فون کال تو معلوم نہیں پڑتی اس لئے مینے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا، یار اس کو بول دو کہ یہ رانگ نمبر ہے، لیکن اسنے فون میرے ہاتھ میں دے کر سامنے آکر بیٹھ گیا اب میں پریشان اگر آج بھی اسنے مجھ سے وہی سوال کیا تو میں کیا جواب دوں گا، ویسے بھی میں ایسی قوم سے تعلق رکھتا ہوں جس نے علم کو ختم کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور تعلیم کی فوری تدفین کے لئے ہر محلہ اور ہر گلی میں بڑی بڑی مزارات بنالیں ہیں جہاں روزانہ کثیر تعداد میں بچے جا کر ایثال ثواب کرتے ہیں اور وہاں کے مزاور ہر ماہ اچھی خاصی رقم مزارات سے کٹھی کرتے پھرتے ہیں، اب ایسے میں مجھے کیا معلوم کہ کتابیں کیا ہوتی ہیں اور قلم کس بلا کا نام ہے، لیکن میری مجبوری سے اسکو کیا اسکو تو بس دن میں ایک بار فون کرکے پوچھنا تھا اچھا بھائی جلدی بتا قلم والی بائی کا کچھ پتہ چلا کہ نہیں؟ اور میں اس سے کہہ دیتا کہ نانا مجھے تھوڑا ٹائیم دیں میں بھی تلاش کر رہا ہوں۔

لیکن آج گھر پر مہمان آئے ہوئے تھے انکے سامنے میری عزت بنی ہوئی تھی، اب کیا کروں فون ہاتھ میں ہے ماتھے سے پسینہ ٹپک رہا ہے، میرے دوست نے میرا پسینہ دیکھ کر کہا سائیں اتنا گھبرانے کی کوئی بات نہیں میرا بھائی پاگل ضرور ہے مگر اس سے زیادہ نہیں ہے ، لیکن آج کل ایسا ضرور ہے کہ اس پر نانا کا بھوت سوار ہو گیا ہے لیکن انشاءاللہ اگلے مہینے تک ٹھیک ہوجائے گا اسنے فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔ اوف میری جان میں جان آگئی ابے تم نے تو ڈرا ہی دیا تھا مجھے لگا کہ یہ اسی کی فون ہے، کہیں پھر سے نہ وہ مجھ سے قلم والی بائی کا پوچھے ۔ خیر اسکے بعد مینے اپنے دوست کے بڑے بھائی سے فون پر بات کی اور پھر کچھ عرصہ مجھے انکے ساتھ ایک ہی مکان میں رہنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی ۔ انکے والدین نے تو انکو ایک خوبصورت نام سے نوازا تھا لیکن ہم انکی سحر انگیز شخصیت سے جوں جوں متاثر ہوتے چلے گئے ویسے ہی انکے القاب میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا، جیسے ناناجی، گروجی، ہیری پیٹر، مائیکل، پنج اداس، لیکن آخری وقت میں ہم نے انہیں جس لقب سے نوازا تھا وہ تھا باباجی۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں انکے ہمراہ ایک مکان میں رہتا تھا۔ ایک بار میں رات کو نیند سے چونک کر اٹھا میرے گھر کی چھت پر کوئی سسکیاں لے لے کے رو رہا تھا میں گھبرا کر کمرے سے باہر دوڑا کہ دیکھوں چھت پر کیا

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!

ہورہاہے مینے برامدے میں اپنے دوستوں کوگپ شپ میں محوپایا، میں حیرانگی سے ان سے پوچھنے لگا کہ چھت پر کون ہے ؟ سائیں کوئی نہیں باباجی ہیں ابھی ان پر کسی قوال کا بھوت آیا ہوا ہے اس لئے وہ ریاض کررہے ہیں، میرے دوست نے مسکراتے ہوئے مجھے کہا، آپ آرام کریں۔

اب آرام کیا کرنا تھا، خیر یہ مہینہ بڑے کرب سے گذرا محلے والے روک روک کر پوچھتے کہ آپکے گھر سے اکثروبیشتر چیخنے اور چلانے کی آوازیں آتی ہیں آپ کسی بنگالی عامل کوبلا کر پڑھائی کیوں نہیں کرواتے سب ٹھیک ہوجائے گا۔ اب ان سے کیا کہیں کہ ہمارے آنگن میں پر کیا بیتی ہے، ہمارے پاس سوائے اسکے اور کیا چارہ تھا کہ ہر آتے جاتے کو یقین دلاتے کہ پڑھائی چل رہی ہے عامل بنگالی کا کہنا ہے کہ ایک ماہ تک پڑھائی کریں گے پھر یہ بلا ٹل سکتی ہے یوں ایک مہینہ خیر وعافیت سے گذرا اور بلا ٹل گئی،

اس بات کو دودن ہی گذرے تھے کہ باباجی کے چھوٹے بھائی (وہی میرے دوست) میرے پاس غصہ میں آپہنچے، سب ٹھیک تو ہے ؟ مینے ذرا فکر مندانہ انداز میں پوچھا، سائیں یہ آپنے باباجی کو کونسی کتاب پڑھنے کو دے دی ہے ؟ میرے دوست کے سوال میں اچھا خاصہ غصہ بھرا تھا، گرور جنیش کی کتاب ہے لیکن کیوں ؟ مینے حیرت سے پوچھا؟ سائیں آپ ذرا گھر پر چل کے دیکھیں اب تو اس نے نیا نظریا اپنالیاہے کہتاہے کہ انسان جیسا پیدا ہوا ہے اسے ویسا ہی رہنا چاہیے، قدرت کی خوبصورتی کو مثنوی کپڑوں سے بیکار کرنا یہ کہاں کی عقلمندی ہے ؟، ٹھیک ہے پھر آپ لوگوں نے کیا کیا؟ میرے سوال پر اس نے کہا سائیں ہم تو اسکی اس عجیب وغریب نظریہ سے بلکل بھی راضی نہیں ہیں لیکن وہ اس نظریہ پر عمل کرچکاہے، اب کمرے میں بھی نہیں بیٹھتا بلکہ سہن کے بیچو بیچ ٹہل رہاہے، بتائیں اب ہم کہاں جائیں ؟

میں نے ان سے ٹائیم لیا اور بڑی منت وسماج کے بعد انکو گذارش کی کہ آپکا یہ نظریہ کسی قیمت پر بھی ناکارہ نہیں بنایاجاسکتا، بلکہ دنیا میں آزادخیال لوگ اس نظریہ کو لے کر بہت آگے جاچکے ہیں، اور آج کی دنیا میں اس نظریہ کی بہت چرچا ہورہی ہے ، لیکن آپکے چھوٹے بھائی اور دوستوں کا کیا قصور ہے کہ وہ بچارے صبح صبح ایسا منظر دیکھ کر نکلتے ہیں کہ انکا پورا دن عجیب گذرتا ہے، ان کے حال پر تھوڑا ترس کھائیں۔

یوں بھلا پھسلا کر انکی سوچ کو تھوڑا تبدیل کیا، پھر میں کراچی شفٹ ہوگیا، اور انکی شخصیت میں ہر مہینے ایک نیئے کردار کا جنم ہوتا رہا، آجکل سنا ہے کہ ان پر عشق کا بھوت سوار ہے جو اسے نہ جانے کہاں گم کیئے رہتا ہے۔

Article Link http://www.mirfatehalishah.com/articles/post.php?id=2135
Join us on facebook https://www.facebook.com/mirfatehalishah
www.mirfatehalishah.com

PDFmyURL easily turns web pages and even entire websites into PDF!